عثمان پبلک اسکول سسٹم

جولائی 2023

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

تربیہ

ماہنامہ

usman.edu.pk | usmanschool | usmanpublicschoolsystem

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

ماہنامہ
تربیہ

UPSS
USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM
Shaping the leaders of Ummah

جولائی 2023 ذوالحج 1444ھ
A Monthly E-Mag for lifelong learning & holistic development

- فہم القرآن
- فہم الحدیث
- سیرتِ نبویؐ
- تعلیم وتربیت
- شخصیت
- انٹرویوز
- تعمیر شخصیت
- کیریر کونسلنگ
- طب و صحت
- اقبالیات
- گوشہ عثمانین
- اقدار
- رہنمائے والدین
- سائنس وٹیکنالوجی
- تعارفِ کتاب
- تاریخ

القرآن

ہم سب کو بالآخر اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ۔

(المائدہ ۔ آیت 105)

الحدیث

مومن کی مثال اس سونے کی ڈلی کی سی ہے جس کے مالک نے اس کو تپایا پھر نہ تو اس کا رنگ بدلا اور نہ وزن گھٹا۔

(مسند احمد 45/11)

کلامِ نبوی علیہ السلام میں مومن کے لیے مثالیں

ہر زبان میں تعبیر وتفہیم کے لیے مثالوں کا استعمال ایک مؤثر اور خوبصورت ذریعہ رہا ہے، یہی وجہ ہے کہ دنیا کا کوئی لٹریچر خواہ وہ انسانی ہو یا آسمانی ، اس سے خالی نہیں ہے۔ کلام الٰہی کے بعد سب سے زیادہ اہم کلام کلام رسول ﷺ ہے۔ کلام نبوی ﷺ میں بھی کثرت سے اس ذریعۂ تفہیم کو اختیار کیا گیا ہے ۔ ہم بھی اس مضمون میں احادیث نبوی ﷺ سے صرف چند مثالیں پیش کررہے ہیں ۔

مومن کے لیے آئینے کی مثال

آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر کوئی ایک دوسرے کا آئینہ ہے، اگر اس میں کوئی برائی دیکھے تو اسے دور کرے۔

(ابو داؤد ۔ ترمذی)

اس حدیث میں ایک مومن کو دوسرے مومن کے لیے آئینہ قرار دیا گیا ہے، انسان آئینہ کو اپنی ضرورت سمجھتا ہے، اس میں کوئی عیب ہو تو تقاضۂ محبت ابھرتا ہے، نہ انسان اپنی غیبت کرتا ہے، نہ شکوہ شکایت؛ بلکہ اصلاح کی سعی کرتا ہے، یہی رویّہ ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کے ساتھ اپنانا چاہیے۔

مومن کے لیے مسافر کی مثال

آپ ﷺ نے ایک موقع پر دنیا سے بے رغبتی اور بے اعتنائی کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا: دنیا میں تم اس طرح رہو کہ گویا تم مسافر ہو یا راہ رو۔(بخاری) ضرورت کے مطابق متاعِ دنیا سے نفع اٹھانے اور حرص وطمع سے اجتناب کی تلقین کے لیے اس سے بہتر شاید کوئی مثال نہیں ہو سکتی۔

بے عمل مومن کے لیے شمع کی مثال

اس کے متعلق حضور ﷺ نے نہایت لطیف مثال دی ہے فرمایا: جو شخص کسی کو نیکی کی تعلیم دے اور خود اس پر عمل نہ کرے اس کی مثال اس شمع کی سی ہے جو اوروں کو تو روشنی دے اور خود کو جلاتی رہے۔

(طبرانی)

حُبِّ جاہ و مال کے لیے بھیڑیے کی مثال

دنیا میں ہر انسان عزت اور دولت چاہتا ہے ۔ لیکن دولت اور عزت جب زندگی کا مقصد بن جاتی ہیں تو پھر ہر فتنہ وفساد اسی سے پیدا ہونا شروع ہوجاتا ہے۔اس لیے حضور ﷺ نے اس کی مثال یوں فرمائی : دو خونخوار بھیڑیوں کا کسی زخم کو چاٹ چاٹ کر خراب کرنا زخم کے لیے اتنا مضر نہیں جتنا مضر ایک مسلمان کے دین کے لیے حب جاہ اور حُب مال ہے۔ (رواہ بزار عن ابن عمر)

نماز اور نہر کی مثال

حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر تمہارے گھر کے سامنے سے نہر جاری ہو اور ہر روز اس میں پانچ مرتبہ غسل کیا جائے تو جسم پر ذرہ برابر میل رہ سکتا ہے، لوگوں نے کہا ہرگز نہیں رہ سکتا۔ فرمایا: یہی مثال نماز پنج گانہ کی ہے، جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ گناہوں کو دھو دیتے ہیں۔ (رواہ البخاری عن ابی ہریرہ) نماز ہوتی ہی ہے تطہیر قلب ونگاہ کے لیے، اخلاق وسیرت کی بلندی کے لیے، نفس امّارہ کے تزکیہ کے لیے، جو دن رات میں کئی مرتبہ خدا کے سامنے حاضر ہوکر اپنی بندگی اور عبدیت کا اظہار کرے اوراس کے تقاضوں کو سمجھے اس کے گناہ دھل جانے میں کیا شک وشبہ ہوسکتا ہے۔

تلاوتِ قرآن اور پھلوں کی مثال

تلاوت کرنے والوں کی قسموں کو یوں سمجھئے کہ کوئی قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے اور کوئی نہیں کرتا۔ تلاوت کرنے والے اور نہ کرنے والے دونوں مومن

متقی بھی ہوسکتے ہیں اور مومن وفاسق بھی، ان میں سے ہر ایک کے لیے حضورﷺ نے الگ الگ مثالیں دی ہیں۔ ایک مومن قاری کی دوسری غیر مومن قاری کی تیسری فاسق قاری کی اور چوتھی فاسق غیر قاری کی اس کے ساتھ ساتھ حضورﷺ نے نیک وبرے افراد کی صحبت کے اثر کی بھی مثال بیان ،فرمائی ہیں۔ آپﷺ کا ارشاد گرامی ہے

جو مومن قرآن حکیم پڑھتا ہو، اس کی مثال اترج (لیموں یا نارنگی) جیسی ہے جس کا مزہ بھی اچھا اور خوشبو بھی اچھی اور جو مومن تلاوت قرآن پاک نہ کرتا ہو وہ گویا چھوہارا ہے، جس کا مزہ تو اچھا ہے؛ لیکن خوشبو کوئی نہیں؛ لیکن وہ فاجر جو قرآن پڑھتا ہو، ایساہے جیسا ریحانہ (چمبیلی) جس کی مہک اچھی اور مزہ کڑوا اور جو فاجر تلاوت قرآن پاک نہ کرتا ہو اس کی مثال حنظلہ (اندرائن) جیسی ہے، جس کا مزہ کڑوا اور بو کوئی نہیں اور صالح کا ہم نشین جیسے مشک پاس رکھنے والا یعنی اگر مشک میسر نہ آئے تو لپٹ تو آہی جائے گی اور بری صحبت میں رہنے والا ایسا جیسا بھٹی والا کہ اگر سیاہی سے بچ بھی گیا تو دھواں تو لگ ہی جائے گا۔ (رواہ ابوداؤد عن السنن)

سونے کی ڈلی

حضرت محمد ﷺ نے مخلص مومن کو سونے کی ڈلی سے مشابہ قرار دیا ہے، حضرت عبداللہ بن عمرؓ وبن العاص روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمدﷺ کی جان ہے مومن کی مثال اس سونے کی ڈلی کی سی ہے جس کے مالک نے اس کو تپایا پھر نہ تو اس کا رنگ بدلا اور نہ وزن گھٹا۔ (مسند احمد 45/11)

یہاں حضور ﷺ نے سونے کی ڈلی کی مثال میں مومن کی چند صفات بیان فرمائی ہیں کہ اس میں کھوٹ بالکل نہیں نکلتا، جتنا اس کو آزماؤ اتنا ہی اور کھرا نکلتا ہے ۔وہ اس نقلی سونے کی طرح نہیں ہوتا جس کا تپانے سے رنگ بدل جاتا ہے یا اس کا وزن گھٹ جائے۔

مومن کے لیے شہد کی مکھی کی مثال

اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے مومن کی مثال ٹھیک اس شہد کی مکھی کی سی ہے جس نے عمدہ پھول چوسے، اچھا شہد بنایا اور جس شاخ پر وہ بیٹھی نہ تو اپنے وزن سے اس کو توڑا ، نہ خراب کیا ۔

(مسند احمد 45/11)

آں حضرتﷺ نے اس مثال میں مومن کی یہ صفت بیان فرمائی ہے کہ وہ شہد کی مکھی کی طرح صاف ستھری غذا کے سوا کوئی حرام اور مشتبہ کھانا نہیں کھاتا۔ اس کی ایک اور صفت یہ ہے کہ وہ شہد کی مکھی کی طرح جہاں بیٹھتا ہے ، وہاں کسی کو ضرر نہیں پہنچاتا۔

کھجور کی مثال

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک بار ان صحابہ سے جو مجلس میں موجود تھے) دریافت فرمایا ، ایک ایسا درخت ہے جس کے پتے جھڑتے نہیں ہیں وہ درخت مسلمان کی مانند ہے، کیا تم لوگ بتاسکتے ہو کہ وہ کون سا درخت ہوسکتا ہے؟ صحابہ سوچنے لگے اور ایک لمحے کے لیے گویا حاضرین جنگلوں اور صحراؤں میں گھومنے لگے ، حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ مجھے خیال ہوا کہ شاید کھجور کا درخت مراد ہو؛ لیکن چونکہ ہمارے بڑے خاموش تھے؛ اس لیے مجھے جواب دیتے ہوئے حیا محسوس ہوئی اور میں خاموش رہ گیا۔ پھر صحابہ نے عرض کیا ، اللہ کے رسول ﷺ آپ ہی فرمادیں کون سا درخت مراد ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کھجور کا درخت ۔

(فتح الباری ج1، ص:193 حدیث نمبر 561)

اس حدیث میں آپﷺ نے مسلمانوں کو کھجور کے درخت سے اس لیے مشابہ قرار دیا کہ کھجور کا درخت ہمیشہ ہرا بھرا اور خزاں نا آشنا رہتا ہے؛ اس لیے رسولﷺ نے اپنے سوال میں فرمایا کہ وہ درخت ایسا ہے جس کے پتے گرتے نہیں ہیں، گویا اس تشبیہ میں مسلمانوں کو متنبہ کرنا مقصود ہے کہ مسلمانوں کو بھی ہمیشہ ذکر و تسبیح کے ذریعہ ہرا بھرا رہنا چاہیے ۔

دوسری بات یہ ہے کہ کھجور کا درخت بڑا ہی بابرکت اور نافعدرخت ہے، کھجور کا پورا وجود انسان کے لیے نفع بخش ہے (اس کے پھل، پتے، بیج، تنہ، جڑ اور سایہ، یہ سبھی انسان کی ضرورت میں کام آتے ہیں) گویا مومن کو اس درخت سے تشبیہ دے کر اس کی نافعیت کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ مومن کو اپنے سماج اور معاشرے کے لیے نافع ہونا چاہیے ۔

صدیقؓ وفاروقؓ کے لیے مثال

جنگ بدر میں ستر افراد قید ہوکر آئے تھے۔ ان قیدیوں کے متعلق جب حضورﷺ نے مشورہ فرمایا، توحضرت ابوبکرؓ نے رائے دی کہ فدیہ لے کر ان سب کو رہا کردیا جائے، شاید اللہ تعالی انھیں توبہ کی توفیق دے۔ حضرت عمرؓ بولے کہ ان لوگوں نے حضورﷺ کو بے وطن کیا اور جھٹلایا، اس لیے سب کی گردنیں اڑادی جائیں۔ حضورﷺ نے فرمایا: اے ابوبکرؓ تمہاری مثال تو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت عیسیٰؑ جیسی ہے، حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا تھا کہ ”جو میری پیروی کرے، میرا ہے اور جو نافرمانی کرے، تو اللہ غفورالرحیم ہے“ اور عیسیٰؑ نے فرمایا کہ ”اگر تو انھیں سزا دے تو یہ تیرے بندے ہیں، اور اگر ان کی مغفرت فرمائے تو عزیز وحکیم ہے“ اور اے عمرؓ! تمہاری مثال نوح اور موسیٰ جیسی ہے ، نوحؑ نے یہ دعا کی تھی کہ ”ان کافروں میں سے کسی کو بھی زمین پر زندہ نہ چھوڑ“ اور موسیٰ نے یہ دعا کی تھی کہ ”ان کے دلوں میں اور سختی پیداکردے تاکہ عذاب الیم کو دیکھے بغیر یہ ایمان ہی نہ لاسکیں“ ابوبکرؓ وعمرؓ کی سیرتوں کے ساتھ سیدنا ابراہیمؑ وعیسیٰؑ اور سیدنا نوحؑ وموسیٰؑ کی سیرتوں سے جو واقف ہوگا، وہ یہ اقرار کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ان دونوں بزرگوں کے لیے اس سے بہتر مثال ممکن نہیں۔

علی حسین
سینیئر مینیجر
M&C ڈپارٹمنٹ

بچے اور والدین کا تعلق

ہمارے بچے، رب کائنات کی طرف سے والدین کے لیے بہترین متاع،ایک ازدواجی رشتے میں بندھے دو انسانوں کی زندگی کے ایک نئے دور کا آغاز ، یہ احساس ہی بہت خوش کن ہے کہ جب بچہ والدین کی گود میں آتا ہے اور اپنا پہلا تعلق اپنے والدین سے بناتا ہے ،ماں کی گود کو دنیا کی سب سے زیادہ محفوظ پناہ گاہ سمجھتا ہے، سکون محسوس کرتا ہے۔ رب کریم نے آپ کو والدین کا درجہ دیا ہے تو یقیناً آپ کے اندر وہ بہترین صلاحیت موجود ہوں گی جو اس بچے کی تربیت کے لیے درکار ہیں ،چاہے آپ کے پاس ڈگریاں موجود ہوں یا نہیں یا پھر آپ بہترین انگریزی بول سکتے ہوں یا نہیں۔ یہ بات دعوے سے سے کہی جا سکتی ہے کہ آپ سے بہتر بچے کو کوئی نہیں جانتا آپ سے بہتر تعلق بچے سے سے کوئی نہیں بنا سکتا،لیکن یہ بھی ہم والدین ہی پر منحصر ہے کہ وہ اپنی اس صلاحیت کو کیسے بروئے کار لاتے ہیں بچے کے ساتھ اپنے تعلق کو کیسے مضبوط کرتے ہیں۔

یاد رکھیے !اس تعلق کو مضبوط کرنے کے لیے آپ کو وقت دینا ہوگا ،بچےکو عزت دینی ہوگی ،اعتماد دینا ہوگا، اس تعلق کو بہتر طور پر پر استوار کرنے کے لیے آپ کو اپنی بہترین صلاحیتوں کا استعمال کرنا ہوگا اس کے سوالات پر مثبت اور پر اثر رسپانس دینا ہوگا۔ رب کریم نے ہر انسان کو دین فطرت پر بہترین ساخت کے ساتھ ذہین تخلیق کیا ہے آپ بچے کو اس سے زیادہ خالص اور ذہین نہیں بنا سکتے جتنا وہ اپنے بچپن میں ہوتا ہے جبھی وہ ہر نئی چیز میں دلچسپی لیتا ہے ، مختلف سوالات کرتا ہے،دھن کا پکا ہوتا ہے ہے بالکل ایسے جیسے چیونٹا ،آپ نے دیکھا ہوگا کہ اس کو جتنا پیچھے دھکیلا جائے وہ پھر اپنی اسی رفتار سے آگے بڑھتا ہاپنی سمت کو تبدیل نہیں کرتا ،بالکل اسی طرح بچے ہیں اور یہ ان کا ایک فطری جوہر ہے۔

مشہور مقولہ ہے کہ "ہمارے بچے ہماری ہی شخصیت کا عکس ہوتے ہیں" وہ اپنے ارد گرد جن کرداروں کو دیکھتے ہیں ان کے اثرات براہ راست ان کی شخصیت پر اثرانداز ہوتے ہیں یعنی پہلی درس گاہ ماں، پھر گھر کے افراد ، پھر استاد ، اور پھر سوسائٹی ۔ گھر میں والدین کا تعلق چاہے وہ آپس کا ہو یا رشتہ داروں کے ساتھ یا پڑوسیوں کے ساتھ بچہ ان تمام تعلقات کا مشاہدہ کرتا ہے، سیکھتا ہے اور پھر اسی کے مطابق عمل کرتا ہے جیسا کہ ایک مشہور مثل ہے

An Action Is Louder Then Hundred Words

اگر گھر کے ماحول میں سچ بولا جاتا ہے تو لا محالہ وہ سچ کو اہمیت دے گا،اگر وہ نماز کی پابندی دیکھتا ہے تو وہ خود بھی نمازی ہوگا ، اگر اسکول میں استاد اس کی عزت کرتا ہے تو وہ بھی دوسروں کی عزت کرنا سیکھے گا ۔اس بات کو اگر ہم ایک مثال سے سمجھنا چاہیں تو جیسے زلزلہ سے متاثرہ علاقے میں کچھ عمارتیں مکمل تباہ ہوجاتی ہیں، کچھ جزوی تباہی کا شکار ہوتی ہیں اور کچھ عمارتیں اس جھٹکے کو سہہ جاتی ہیں، کیا وجہ ہوگی کہ ایک ہی شدت کے زلزلے میں چند عمارتیں صحیح سالم کھڑی رہیں ،کیا ان کی چھت مضبوط تھی یا دیواریں موٹی چنی گئی تھیں، نہیں بلکہ ان کی بنیادیں مضبوط بنائی گئی تھیں بالکل اسی طرح ہمیں اپنے بچے کی بنیاد کو مضبوط کرنا ہوگا، ابتدائی سالوں میں بچے کے ساتھ اپنے تعلق کو مثبت طرز عمل ،اعتماد، عزت ، اور اپنے بہترین وقت کے ذریعے استوار کرنا ہوگا تا کہ ہم اپنے بچے کو معاشرے کا ایک کارآمد فرد اور اچھا مسلمان بننے میں مدد کر سکیں۔

بچہ قدر تی طور پر سیکھنے کی صلاحیت کے ساتھ دنیا میں آتا ہے اب یہ اس کے اردگرد کے ماحول، اس کے والدین، اورمعاشرے پر منحصر ہے کہ وہ کیسے اثرات بچے پر مرتب کرتے ہیں ۔ہم اپنے بچوں کے لیے مستقبل کو مرتب تو نہیں کر سکتے ، لیکن ہم ان کو مستقبل کےچیلنجز کے لیے تیار کر سکتے ہیں۔ ان شاء اللہ!

قرۃالعین رانا
ریسرچ ایسوسی ایٹ
آر اینڈ ڈی ڈپارٹمنٹ

قصہ عظیم قربانی کا

حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی پہلی شادی اپنی چچازاد، حضرت سارہؓ سے ہوئی، لیکن وہ ایک عرصے تک اولاد کی نعمت سے محروم رہے۔ ایک دن حضرت سارہؓ نے اُن سے فرمایا،آپؑ حضرت حاجرہؓ سے نکاح کر لیں، چناں چہ، آپؑ نے حضرت ہاجرہؓ کو اپنی زوجیت میں لے لیا اور پھر شادی کے ایک سال بعد ہی اُنھوں نے حضرت اسماعیل علیہ السّلام کو جنم دیا۔ اُس وقت حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی عُمرِ مبارکہ اَسّی سال تھی ۔ حضرت ابراہیمؑ بڑھاپے تک اولاد کی طلب رکھتے ہیں۔ ر ب ھب لی من الصالحین کیوں؟ اَسّی برس میں بیٹے کا پیدا ہونا اپنی جائیداد کا وارث بنانے کے لیے نہیں بلکہ صالحین کا امام بنانے کے لیے تھا۔ حضرت ابراہیمؑ دعاؤں، آرزوؤں اور تمنّاؤں کے بعد پیرانہ سالی میں پہلے فرزند کی پیدائش پر خوشیوں کا بھرپور اظہار بھی نہ کر پائے تھے کہ اُنھیں ایک اور آزمائش سے گزرنا پڑا۔ وہ بہ حکمِ الٰہی نومولود لختِ جگر اور فرماں بردار بیوی کو ملکِ شام سے ہزاروں میل دُور ایک ایسی وادی میں چھوڑ آئے کہ جہاں میلوں تک پانی تھا، نہ چرند پرنداور آدم تھا، نہ آدم زاد۔ اس ویرانے میں اللہ کی ایک نیک اور برگزیدہ بندی اپنے نومولود معصوم بیٹے کے ساتھ چند روز سے قیام پزیر ہیں۔ ماں، بیٹا بھوک، پیاس سے بے حال تھے ماں کو اپنی تو فکر نہیں، لیکن بھوکے، پیاسے بچّے کی بے چینی پر ممتا کی تڑپ فطری اَمر ہے، اسی حالتِ اضطراب میں قریب واقع پہاڑی،’’صفا‘‘پر چڑھیں کہ شاید کسی انسان یا پانی کاکوئی نشان مل جائے۔

کوئی نشان مل جائے، لیکن بے سود۔ تڑپتے دِل کے ساتھ بھاگتے ہوئے ذرا دُور، دوسری پہاڑی’’مروہ‘‘پر چڑھیں، لیکن بے فائدہ۔اس طرح، دونوں پہاڑیوں کے درمیان پانی کی تلاش میں سات چکر مکمل کر لیے۔ادھر اللہ جل شانہ نے حضرت جبرائیل امینؑ کےذریعے شیر خوار اسماعیلؑ کے قدموں تلے دنیا کے سب سے متبرّک اور پاکیزہ پانی کا چشمہ جاری کر کے رہتی دنیا تک کے لیے یہ پیغام دے دیا کہ اللہ پر توکل کرنے والے صابر و شاکر بندوں کو ایسے ہی بیش قیمت انعامات سے نوازا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف ماں، بیٹے کے لیے بہترین غذا کا بندوبست کیا، بلکہ تاقیامت مسلمانوں کے فیض یاب ہونے کا وسیلہ بنا دیا۔

حضرت ہاجرہؓ نے بیٹے کی پرورش اور تعلیم و تربیت پر خصوصی توجّہ دی ۔تیرہ سال کا طویل عرصہ جیسے پلک جھپکتے گزر گیا۔ ایک دن حضرت ابراہیم علیہ السّلام تشریف لائے اور فرمایا’’اے بیٹا!میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ (گویا) تمھیں ذبح کر رہا ہوں، تو تم سوچو کہ تمہارا کیا خیال ہے؟فرماں بردار بیٹے نے سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے فرمایا،ابّا جان! آپؑ کو جو حکم ہوا ہے، وہی کیجیے۔اللہ نے چاہا، تو آپؑ مجھے صابرین میں پائیں گے۔‘‘(سورۃ الصّٰفّٰت102:37)

حضرت اسماعیل علیہ السّلام کا یہ سعادت مندانہ جواب دنیا بھر کے بیٹوں کے لیے آدابِ فرزندی کی ایک شان دار مثال ہے۔حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے بیٹے کا جواب سُنا، تو اُنھیں سینے سے لگایا اور حضرت ہاجرہؓ کے پاس لے آئے۔ فرمایا’’ اے

ہاجرہؓ!آج ہمارے نورِ نظر کو آپ اپنے ہاتھوں سے تیار کر دیجیے۔‘‘ ماں نے اپنے اکلوتے بیٹے کو نئی پوشاک پہنائی۔ آنکھوں میں سُرمہ، سَر میں تیل لگایا اور خُوش بُو میں رچا بسا کر باپ کے ساتھ باہر جانے کے لیے تیار کر دیا۔اسی اثنا میں حضرت ابراہیم علیہ السّلام بھی ایک تیز دھار چُھری کا بندوبست کر چُکے تھے۔ پھر بیٹے کو ساتھ لے کر مکّے سے باہر مِنیٰ کی جانب چل دیے۔شیطان نے صبر و استقامت اور اطاعتِ خداوندی کا یہ رُوح پرور منظر دیکھا، تو مضطرب ہو گیا

اور اُس نے باپ، بیٹے کو اس قربانی سے باز رکھنے کا فیصلہ کر لیا۔ چناں چہ’’ جمرہ عقبیٰ‘‘ کے مقام پر راستہ روک کر کھڑا ہو گیا۔حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے ساتھ موجود فرشتے نے کہا’’ یہ شیطان ہے، اسے کنکریاں ماریں۔‘‘حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے’’اللہ اکبر‘‘کہہ کر اُسے سات کنکریاں ماریں، جس سے وہ زمین میں دھنس گیا۔ زمین نے اُسے چھوڑ دیا اور وہ’’ جمرہ وسطیٰ‘‘ کے مقام پر پھر ورغلانے کے لیے آ موجود ہوا۔حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے دوبارہ کنکریاں ماریں، وہ’’ جمرہ اولیٰ‘‘ کے مقام پر پھر موجود تھا۔حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے تیسری بار’’اللہ اکبر‘‘کہہ کر کنکریاں ماریں، تو وہ زمین میں دھنس گیا۔اللہ تبارک وتعالیٰ کو ابراہیم خلیل اللہؑ کا شیطان کو کنکریاں مارنے کا عمل اس قدر پسند آیا کہ اسے رہتی دنیا تک کے لیے حج کے واجبات میں شامل فرما دیا۔ شیطان اپنی ناکامی پر بڑا پریشان تھا۔تینوں مرتبہ کی کنکریوں نے اس کے جسم کو زخموں سے چُور کر دیا

تھا، اچانک اسے ایک نئی چال سوجھی اور وہ عورت کا بھیس بدل کر بھاگم بھاگ حضرت ہاجرہؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا'' اے اسماعیلؑ کی ماں! تمہیں علم ہے کہ ابراہیمؑ تمہارے لختِ جگر کو ذبح کرنے لے گئے ہیں۔ اس موقعے پر بے ساختہ شیطان کے منہ سے نکلا''وہ یہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم پر کر رہے ہیں۔''یہ سُن کر اللہ کی برگزیدہ بندی نے فرمایا'' اگر یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، تو ایک اسماعیلؑ کیا، اس کے حکم پر 100 اسماعیلؑ قربان ہیں اس کا مطلب ہے کہ عمر کے بہت فرق کے باوجود باپ بیٹے میں کوئی جنریشن گیپ نہیں تھا۔باپ کے آگے ،پیچھے لختِ جگر اور باپ، لختِ جگر کے آگے پیچھے۔ وہ باپ سے یوں جڑے ہوئے تھے کہ ان کی آنکھوں کے اشارے بھی سمجھتے تھے اور دل کی زبان بھی۔کسی بڑے مشن کے لیے ایسی ہی بانڈنگ مطلوب ہوتی ہے چاہے باپ بیٹے میں ہو یا بھائی بھائی میں۔

روایت میں آتا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے حضرت اسماعیل علیہ السّلام کو لیٹنے کی ہدایت دی ،اسماعیل علیہ السّلام لیٹ گئے، تو تکمیل احکامِ خداوندی میں تیز دھار چُھری کو پوری قوت کے ساتھ لختِ جگر کی گردن پر پھیر دیا یہاں حضرت ہاجرہؑ کا کردار کیسے صرف نظر کر دیا جائے؟

بچہ تو ناسجھ ہے ماں کا تو ہاتھ کلیجے تک گیا ہو گا خواب سن کر۔۔۔کیا کہ رہے ہیں آپ؟

انھوں نے بھی نہ کوئی عقلی دلیل مانگی،نہ بیٹے کو مزاحمت پر مائل کیا۔۔

خاندان کے کسی فرد کے گمان میں بھی نہ تھا کہ مینڈھا آجائے گا۔

تب ہی تو منہ کے بل لٹایا کہ معصوم بیٹے کی آنکھوں سے آخری پیغام کی منتقلی پر چھری کند نہ ہوجائے۔۔۔

باپ، بیٹے کی اس عظیم قربانی پر قدرتِ خداوندی جوش میں آئی اور اللہ جل شانہ کے حکم سے حضرت جبرائیل علیہ السّلام جنّت کے باغات میں پلے سفید رنگ کے خُوب صورت مینڈھے کو لے کر حاضر ہوئے۔ابراہیم خلیل اللہؑ نے ذبح سے فار غ ہو کر آنکھوں سے پٹّی ہٹائی، تو حیرت زدہ رہ گئے۔ بیٹے کی جگہ ایک حَسین مینڈھا ذبح ہوا پڑا تھا، جب کہ اسماعیل علیہ السّلام قریب کھڑے مُسکرا رہے تھے۔

اسی اثنا میں غیب سے آواز آئی۔اے ابرا ہیمؑ! تم نے اپنا خواب سچ کر دکھا یا۔۔۔۔۔۔۔

بے شک ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔سورۃ الصٰفّٰت 105:37

حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کے اس بے مثال جذبۂ ایثار، اطاعت و فرماں برداری، جرأت و استقامت تسلیم و رضا اور صبر و شکر پر مہر ثبت کر تے ہوئے اللہ نے قرآن مجید میں فر مایا''اور ہم نے (اسماعیلؑ)کی عظیم قربانی پر اُن کا فدیہ دے دیا۔''اللہ ربّ العزّت کو اپنے دونوں برگزیدہ اور جلیل القدر بندوں کی یہ ادا اس قدر پسند آئی کہ اسے اطاعت، عبادت اور قربتِ الٰہی کا ذریعہ قرار ...دیتے ہوئے قیامت تک کے لیے جاری فرما دیا

ہمارے سماج کے بچے عموما ماؤں سے زیادہ قریب ہوتے ہیں اور باپوں سے شاکی۔۔

ماں نے زندگی میں کبھی عسرت کے دن دیکھے ۔ہوتے ہیں تو وہ بار بار بچوں سے تذکرہ کرتی ہیں یہ پیغمبری گھرانہ ہے۔ یہاں معیار زندگی یہ نہیں کہ ۔۔۔

عمدہ گھر,بہترین گاڑی ,جدید ملبوسات۔بہتر معیار زندگی کی طلب میں خاندان ٹوٹ رہے ہیں۔

ہم ایک ایسی مادی دوڑ کا حصہ بن چکے ہیں کہ اہل خانہ بھی ایک پیج پر نہیں۔اسوہ ابراہیمیؑ میں ہم پورے خاندان کو ایک پیج پر دیکھتے سعی و جہد اس مادی دنیا کے پیمانوں سے بلند تر۔ مسئلہ جنریشن گیپ ہے۔ یا بچے سنتے ہی نہیں ہیں۔

قرب قیامت کی ایک علامت یہ بتائی گئی تھی کہ بیٹا باپ سے دور اور دوست کے قریب ہوگا۔۔

وہ کیسے باپ بیٹا تھے,جن کی ہم آہنگی نے ایک تاریخ رقم کی۔آج اس جنریشن گیپ کی وجہ بیٹے کے علاوہ باپ بھی ہے جو بچے کو بچپن سے یہ بتاتا ہے کہ میری زندگی کا مقصد تمہاری خواہشوں کی تکمیل ہے۔

باپ اور بیٹے کے درمیان جنریشن گیپ کی وجہ کبھی مائیں بھی ہوتی ہیں۔بیٹے خودسر کیسے ہو جاتے ہیں۔ہماری گود کے پلے بچے ہمیں آنکھیں دکھاتے ہیں۔ہم والدین معذرت خواہانہ رویہ رکھتے ہیں کہ فلاں کے بیٹے کی طرح تمہیں باہر نہ بھیج سکے,سیلف فنانس پر تعلیم نہ دلوا سکے۔۔بیٹوں کی تربیت بچپن سے کیسے کرنی ہے یہ اسوہ ابراھیمیؑ ہمیں بتاتا ہے۔اللہ تعالی ہمیں اپنے بچوں کی بہترین تربیت کا ضامن بنائے آمین

مس ناز کاشف
ٹیچر کیمپس 48

سلسلہ: ہم سے پوچھیے

سوال

آج کل گرمیوں کی چھٹیاں ہیں اور بچے سارا دن صرف موبائل فون یا کوئی اسکرین استعمال کرنا چاہتے ہیں - ہم کیسے بچوں کو اس کے استعمال سے روک سکتے ہیں کہ وہ اپنا وقت کسی مفید سرگرمی میں استعمال کریں۔

جواب

گیجٹس کا استعمال آج کے دور کے زیادہ تر بچوں کا پسندیدہ مشغلہ ہے۔ کیونکہ ہمیشہ سے ہی اپنے ارد گرد انہوں نے موبائل فون، ٹیبلٹ اور لیپ ٹاپ دیکھے ہیں تو لازمی طور پر وہ بھی ان کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ ان کی رنگا رنگ اسکرین اور ایک ٹچ پر حاصل ہونے والے فیچرز ہر بچے کو مرعوب کرتے ہیں اور بچے گھنٹوں اس اسکرین کے آگے بیٹھ سکتے ہیں ، اپنے اطراف میں ہونے والی ہر چیز سے مکمل بے خبر ۔ اس طرح بچوں میں اس کے استعمال کا رجحان بڑھتا ہی چلا جاتا ہےاور یہ اسکرین اڈیکشن کی حد تک پہنچ جاتا ہے۔ صحت اور جسمانی لحاظ سے ہونے والے نقصانات سے تو والدین بخوبی واقف ہوتے ہی ہیں لیکن اکثر والدین یہ نہیں سمجھ پا رہے ہو تے کہ ان کے بچوں کے رویے اور شخصیت میں ہونے والی تبدیلی بھی اسکرین ٹائم کا ہی نتیجہ ہے۔ مثلا بچوں میں غصہ اور الجھاؤ، چڑچڑا پن، لوگوں سے ملنے جلنے سے کترانا، اعتماد کی کمی ہونا، غلط الفاظ کا استعمال، نیند اور بھوک کے مسائل وغیرہ۔ اس کے علاوہ مختلف کارٹونز، شوز اور ویڈیوز کے ذریعے ، غیر محسوس طریقے سے غلط قسم کے عقائد اور خیالات بچوں کے ذہنوں میں ڈالے جا رہے ہیں جو ان کی بنیادوں کو ہلانے کا سبب بن رہے ہیں۔ مختلف شوز، کارٹونز اور ڈرامہ بڑے آرام سے ان کی ذہن سازی کر رہے ہیں اور ان کی شخصیت پر ایسے دیر پا اثرا ت مرتب کر رہا ہے کہ والدین کو اب محسوس ہو رہا ہے کہ بچے ان کے کنٹرول سے بالکل باہر جا رہے ہیں۔والدین کے ساتھ ایک بھر پور تعلق، جو ہر والدین کے ساتھ ایک بھر پور تعلق، جو ہر بچے کی بنیادی ضرورت اور ان کی ذہنی صحت کے لیے بے حد ضروری بھی ہے اور ان کی شخصیت پر ایسے دیر پا اثرا ت مرتب کر رہا ہے کہ والدین کو اب محسوس ہو رہا ہے کہ بچے ان کے کنٹرول سے بالکل باہر جا رہے ہیں۔ضرورت اور ان کی ذہنی صحت کے لیے بے حد ضروری بھی ہے، اس اسکرین ٹائم سے خطرناک حد تک متاثر ہو جاتا ہے اور اس کے نتیجے میں بہت سارے دیگر مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ان تمام باتوں کی تفصیل پر بہت سے آرٹیکلز اور ریسرچ وغیرہ موجود ہیں جن سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہے۔

چونکہ چھٹیاں بھی ہیں اور بچوں کے پاس خاصا وقت بھی ہوتا ہے تو گیجٹس کا استعمال بڑھ جاتا ہے۔ اس میں کرنے کے کام دو طرح کے ہیں۔ ایک تو یہ کہ بچوں کی توجہ مختلف سرگرمیوں کی طرف مبذول کی جائے اور دوسرا یہ کہ ان کے گیجٹس کے استعمال کے حوالے سے کچھ اصول بنائے جائیں۔ جہاں تک مختلف سرگرمیوں کا تعلق ہے تو تیراکی یا کسی اسپورٹس میں بچے حصہ لے سکتے ہیں، مطالعے کی عادت ڈلوائی جا سکتی ہے، ان کی عمر کے لحاظ سے ان کو گھر کے کچھ کاموں جیسے صفائی، کوکنگ یا بیکنگ میں مصروف کیا جا سکتا ہے Art and Craft یاDIY بھی کروایا جا سکتا ہے۔ طرح طرح کیا اور انڈور گیمز puzzles کھلوائے جا سکتے ہیں یا ایسے آؤٹ ڈور گیمز جو سب بچے مل جل کر کھیل سکیں اور اسی طرح کی مزید سرگرمیاں۔

جہاں تک اسکرین کا تعلق ہے تو یہ بات سمجھنا ضروری ہے کہ اگر بچے اس کے عادی ہیں تو اچانک سے چھوڑنا ممکن نہیں۔ اس کی ابتدا آپ اس طرح کر سکتے ہیں کہ سب سے پہلے اس کے استعمال کا وقت مقرر کریں، کچھ ایسے اوقات کا تعین کریں جس وقت کوئی اسکرین استعمال نہیں ہو گی مثلا کھانے کا وقت یا تمام گھر والوں کا آپس میں بات چیت کرنے کا وقت۔ اس بات پر بھی والدین کی خاص توجہ ہو کہ بچے کیا مواد دیکھ رہے ہیں۔ ان کو مفید مواد دیکھنے کی طرف لایا جائے اور آپ بھی اس کام میں ان کے ساتھ شریک رہیں۔ والدین کی طرف سے رول ماڈلنگ نہایت ہی اہمیت کی حامل ہے کیونکہ بچے سب سے زیادہ والدین کو دیکھ کر ہی سیکھ رہے ہوتے ہیں اس لیے والدین کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ بچوں کے سامنے گیجٹس کے غیر ضروری استعمال سے اجتناب کریں۔ اگر بچے گیمز کے شوقین ہیں تو خیال رہے کہ اس طرح کے گیمز کھیلیں جو ان کی ذہنی نشونما میں مدد گار ثابت ہوں جیسے word games, puzzles, scrabble وغیرہ۔ (عادات بنانے اور چھوڑنے کے حوالے سے اکتوبر 2022 کے ای میگزین میں 'ہم سے پوچھیے' سیگمنٹ سے رہ نمائی لی جا سکتی ہے۔)

یاد رہے کہ اسکرین اور گیجٹس اب ہماری زندگیوں کا لازمی حصہ ہیں اور ان کا استعمال بھی ہمارے ہی ہاتھ میں ہے۔ ہم چاہیں تو اس کو اپنے مفاد اور امت کی بہتری کے لیے استعمال کر سکتے ہیں تو لہذا یہی کوشش ہو کہ خود بھی ہم اس کو فائدہ مند کاموں کے لیے استعمال کریں اور اپنے بچوں کو بھی اسی کی ترغیب دیں۔ امید ہے کہ ان تجاویز کے ذریعے سے والدین بچوں کی توجہ مثبت سرگرمیوں کی طرف دلا سکیں گے۔

آمنہ کامران

مینیجر مینٹورنگ اینڈ کاؤنسلنگ ڈپارٹمنٹ

آپ اپنے بچے کی تربیت اور اس کے اخلاق و کردار کی درستی کے لیے فکر مند ہیں؟

آپ کسی مستند کاؤنسلر سے رہنمائی چاہتے ہیں؟

آپ چاہتے ہیں کہ آپ بہترین والدین بننے کا اعزاز حاصل کریں!!

ہم لارہے ہیں آپ کے لیے...

عثمان پبلک اسکول سسٹم کے **تربیہ ای میگزین** میں ایک ایسا مستقل سلسلہ

ہم سے پوچھیے

جو آپ کے سوالات کے تسلی بخش جواب دے گا۔

آج ہی اپنے سوالات اس ای میل ایڈریس پر بھیجیے۔۔

JOIN OUR GUIDES

mcd@usman.edu.pk

Our very own Usmanians

You are invited to write your heart out in a special section of

TARBIYAH E-MAGAZINE

Your writing may contain

Any unforgettable memory of your school..

Any thing which you like the most about UPSS...

Any article with authentic knowledge Related to career opportunities, different professions and degrees,

Any word of advice for your juniors

Your achievement , Success stories

And much more...

JOIN OUR GUIDES

Department of
Mentoring & Counselling
Usman Public School System

E-mail your write-ups at
mcd@usman.edu.pk